مارکنگ اسکیم اردو

(Marking Scheme – Urdu)

Annual Examination

مارچ 2018

اردو (کورس - بی)

ممتحن حضرات کے لئے عام ہدایات:

(General Instructions for Head Examiners and Examiners)

ممتحن حضرات کو چاہیے کہ کاپیوں کی اصلاً چیکنگ شروع کرنے سے قبل وہ کاپیوں کی چیکنگ کے لیے رہنمائی کے جو نکات طے کیے گئے ہیں ان نکات کو خوب سمجھ بوجھ کر ذہن نشین کر لیں۔

امتحان کی کاپیو ں کی جانچ کے لئے یکسوئی کے ساتھ ساتھ صبر و تحمل کی ضرورت ہوتی ہے۔سرسری انداز سے کاپیوں کی چیکنگ کردینا خود ہماری دیانت داری اور خلوص کو مجروح کرتا ہے۔اس طرح کی چیکنگ میں بہت سی ناہمواریاں بھی رہ جاتی ہیں۔دوران چیکنگ کچھ اساتذہ نرمی کا رخ اختیار کرتے ہیں تو کچھ خاصے سخت ہوجاتے ہیں۔دونوں ہی صورتوں میں طلباکے نتائج متاثر ہوتے ہیں۔چنانچہ اس طرح کی ناہمواریوں سے بچنے کے لئے کافی غورو خوض کے بعد ان نکات کا تعین کیا گیا ہے جس پر عمل در آمد کرکے ہم معیاری انداز سے کاپیوں کی جانچ کر پائیں گے۔

کاپیوں کی چیکنگ کے سلسلے میں رہنمائی کے جو نکات پیش کئے جا رہے ہیں ضروری نہیں کہ طلبا کے جوابات نمونے کی تشریح اور توضیح ہی کے انداز پر ہوں۔مرکزی خیال والے سوالات کے جوابات میں انداز بدل سکتا ہے۔لیکن ہمارا خیال ہے کہ نمبر وں کی تقسیم پر اس سے کوئی خاص اثر نہیں پڑے گا۔آپ کو ہر حال میں

مارکنگ اسکیم کے دائرے میں رہ کر ہی چیکنگ کا عمل انجام دینا ہے تاکہ ماضی میں ہوتی رہی ناہمواریوں کو دور کیا جاسکے۔

امید ہے کہ اس صبر آزما کام کو آپ اپنا فرض سمجھ کر انجام دیں گے۔

ممتحن حضرات کا رویہ مشفقانہ ہونا چاہیے قواعد اور املا کی معمولی غلطیوں کو نظر انداز کر دیا جائے تو بہتر ہوگا۔

صدر ممتحن (Head Examiner)اس بات کو ہر طرح سے یقینی بنائیں کہ مارکنگ اسکیم پر سختی سے عمل ہو رہا ہے۔کچھ اساتذہ مارکنگ اسکیم (Marking Scheme)کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنے روایتی انداز سے مارکنگ کرتے ہیں جس سے طلبا کے نتائج متاثر ہو تے ہیں۔اس طرف صدر ممتحن کو خصوصی توجہ دینی ہے۔

(1) سپریم کورٹ کے حالیہ حکم نامہ کے مطابق اب طلبااپنے جوابات کی کاپیوں کی عکسی کاپی (فوٹوکاپی) مقررہ فیس جمع کرکے سی۔بی۔ایس۔ای۔سے حاصل کر سکتے ہیں اس لئے صدر ممتحن / ممتحن حضرات کو ہدایت دی جاتی ہے کہ کاپیوں کی چیکنگ میں کسی قسم کی کوئی لاپرواہی نہ برتیں اور مارکنگ اسکیم پر سختی سے عمل کریں۔

(2) صدر ممتحن اس بات کا اطمینان کرنے کے لئے کہ کاپیوں کی جانچ مارکنگ اسکیم (Marking Scheme)کے مطابق ہو رہی ہے ،وہ ممتحن کی جانچی ہوئی ابتدائی پانچ کاپیوں کا باریک بینی سے جائزہ لے گا۔جائزہ لینے اور یہ اطمینان کرنے کے بعد ہی کہ کاپیوں کی جانچ مارکنگ اسکیم کے مطابق ہورہی ہے ممتحن کو مزید کاپیاں جانچنے کے لیے دے گا۔

(3) ممتحن حضرات کو کاپیاں جانچ کے لئے صرف اسی وقت دی جائیں جب جانچ کے پہلے دن ممتحن اجتماعی یا انفرادی طو ر پر مارکنگ اسکیم پر تبادلۂ خیال کر چکے ہوں۔

(4) کاپیوں کی جانچ مارکنگ اسکیم میں دی ہوئی ہدایت کے مطابق ہی کی جائے گی۔یہ جانچ بھی ممتحن کے اپنے روایتی اندازِ فکر اپنے تجربے او رکسی دیگر بات کو مد نظر رکھ کر نہیں بلکہ صرف مارکنگ اسکیم کو ذہن میں رکھتے ہوئے کی جائے۔

(5) اگر کسی سوال کے کئی جزو ہیں تو ہر جزو کے نمبر بائیں ہاتھ کے حاشیہ میں الگ الگ دیے جائیں اور پھر تمام اجزامیں حاصل نمبروں کو جمع کرکے سوال کے آخر میں حاشیئے میں لکھ کر اس کے گرد دائرہ بنادیا جائے۔

(6) اگر کوئی طالب علم ایسا جواب لکھتا ہے جو مارکنگ اسکیم میں موجود نہیں ہے لیکن وہ جواب صحیح ہے تو صدر ممتحن سے مشورہ کے بعد نمبر دیے جائیں۔

(7) اگر کوئی طالب علم دریافت کیے گئے جوابات سے زیادہ یعنی ایکسٹرا جواب لکھتا ہے توجو جواب زیادہ معیاری ہو اس پر نمبر دیا جائے اور کم معیاری جواب کو زائد(Extra)تصور کرتے ہوئے کاٹ کر وہاں Extraلکھ دیا جائے۔اور اگر کوئی طالب علم دریافت کیے گئے جوابات سے زیادہ جواب تحریر کر دیتا ہے اور پھر غلطی سے یا جلد بازی میں انھیں کاٹ دیتا ہے تو ایسی صورت میں زیادہ معیاری جواب کو ہی مطلوبہ جواب تصور کرتے ہوئے نمبر دیے جائیں۔

(8) اگر کوئی طالب علم دئے ہوئے اقتباس یا اس کے کسی حصے کو اپنے جواب کے لئے استعمال کرتا ہے مثلاً اقتباس میں دی ہوئی معلومات کو اپنے مضمون کے لئے استعمال کرتا ہے تو اس کے نمبر نہیں کاٹے جائیں گے سوائے اس کے کہ اس کا جواب دریافت کئے گئے سوالات سے مطابقت نہ رکھتا ہو۔

(9) ممتحن حضرات کو سب ہی سیٹ کے سوال ناموں کی مارکنگ اسکیم کا باریک بینی سے مطالعہ کرناچاہیے۔جس سے کہ وہ ہر سیٹ کی مارکنگ اسکیم سے بخوبی واقف ہو سکیں۔

(10) ممتحن حضرات کو چاہیے کہ جواب کی ہر کاپی کو کم سے کم پندرہ سے بیس منٹ کا وقت دیتے ہوئے اس طرح چیک کریں کہ روز بیس سے پچیس کاپی چیک کرنے میں پانچ سے چھ گھنٹے ضرور لگیں۔

(11) ممتحن حضرات اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ کاپیوں کی جانچ مارکنگ اسکیم میں بتائی گئی نمبروں کی تقسیم کے مطابق ہی ہو۔

(12) ممتحن حضرات کو یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہئے کہ ان کے پاس ایک نمبر (1)سے لے کراسی(80) نمبر تک کا پیمانہ ہے۔برائے کرم اگر کسی سوال کا جواب درست ہے تو صد فی صد (100%) نمبر دینے میں گریز نہ کریں۔

(13) صدر ممتحن/ممتحن حضرات کو ہدایت دی جاتی ہے کہ اگر کاپیوں کی چیکنگ کے دوران کوئی ایسا جواب سامنے آتا ہے جو بالکل غلط ہے تو اس پر کراس (×) کا نشان لگا دیا جائے اور صفر دیا جائے۔

(14) زبان و ادب کی کاپیاں جانچنے والے اکثر حضرات یہ خیال کرتے ہیں کہ کسی طالب علم کو صد فی صد نمبر دینا ناممکن ہے۔یہ خیال روایتی اور رجعت پسندانہ ہے۔اس عمل سے گریز کیا جانا اشد ضروری ہے۔

(15) متبادل جوابات(MCQ)والے سوالوں کے جواب میں اگر طالب علم درست جواب کی عبارت نہ لکھ کر صرف (a)/(b)/(c) /(d) یا(الف)/(ب)/(ج)/(د)لکھ کر اس کی نشان دہی کرتا ہے تب بھی اسے پورے نمبر دیئے جائیں گے۔

Series — TYM		SET — 4

Code No. 5B

مارکنگ اسکیم

اردو(کورس - بی)

URDU(COURSE-B)

مقـــررہ وقت:3گھنٹے — کل نمبـر: 80

Time Allowed: 3 Hours — M.M. 80

نمبروں کی تقسیم	ممکنہ جوابات /ویلیو پوائنٹ	سوال نمبر
	حصہ(الف)	
	درج ذیل (غیر درسی)عبارت کو غور سے پڑھیے اور اس سے متعلق دیے گئے سوالوں کے متبادل جوابوں میں سے صحیح جواب لکھیے۔ 5 "اردو افسانہ نگاروں میں کرشن چندر کی مقبولیت اپنی مثال آپ تھی۔23نومبر1914کو وزیر آباد ضلع گجرانوالہ پنجاب میں پیدا ہوئے۔ان کے والد ڈاکٹر گوری شنکر بھرت پور اور پونچھ میں ملازم تھے۔کرشن چندر کی ابتدائی تعلیم پونچھ (جموں کشمیر) میں ہوئی۔1930کے بعد اعلیٰ تعلیم کے لیے لاہور آگئے اور فورمین کرسچین کالج میں داخلہ لے لیا۔1934میں پنجاب یونیورسٹی سے انگریزی میں ایم۔اے۔کیا۔ان کی ادبی زندگی صحیح معنوں میں 'ادبی دنیا لاہور' سے شروع ہوئی جہاں صلاح الدین احمد نے ان کی بے حد حوصلہ افزائی کی۔اسی زمانے میں کرشن چندر کو آل انڈیا ریڈیو لاہور میں ملازمت مل گئی اور سال بھر میں دہلی اور پھر لکھنؤ تبادلہ ہو گیا۔	1

	لکھنؤاس زمانے میں ترقی پسند تحریک کا مرکز تھا۔ لکھنؤ میں تھے کہ شالیمار پکچرز کے لیے مکالمے لکھنے کی دعوت ملی اور وہ استعفا دے کر پونہ چلے گئے۔ بعد میں مستقل طور پر بمبئی آ گئے۔ 1969 میں حکومت ہند کی طرف سے 'پدم بھوشن' کا اعزاز عطا ہوا۔"	
	(i) کرشن چندر کون تھے؟ (a) افسانہ نگار (b) قصیدہ گو (c) مرثیہ گو (d) نظم گو	
	جواب:(a) افسانہ نگار	1
	(ii) کرشن چندر کے والد گوری شنکر کہاں ملازم تھے؟ (a) بھرت پور (b) پونچھ (جموں کشمیر) (c) اوپر کے دونوں صحیح ہیں (d) ان میں سے کوئی صحیح نہیں ہے	
	جواب:(c) اوپر کے دونوں صحیح ہیں	1
	(iii) کرشن چندر کہاں پیدا ہوئے؟ (a) ممبئی (b) پنجاب (c) لکھنؤ (d) دہلی	
	جواب:(b) پنجاب	1
	(iv) کرشن چندر نے کہاں کہاں ملازمت کی؟ (a) آل انڈیا ریڈیو لاہور (b) دہلی (c) لکھنؤ (d) اوپر کے تینوں صحیح ہیں	
	جواب:(d) اوپر کے تینوں صحیح ہیں	1

<table>
<tr>
<td>1
کل نمبر =5</td>
<td>(v) حکومت ہند نے کرشن چندر کو ''پدم بھوشن'' کا اعزاز کب عطا کیا؟
(a) 1910 میں   (b) 1969 میں
(c) 1950 میں   (d) 1972 میں
جواب: (b) 1969 میں</td>
<td></td>
</tr>
<tr>
<td></td>
<td>درج ذیل (غیر درسی) شعری حصے کو پڑھیے اور اس سے متعلق دیے گئے سوالوں کے متبادل جوابوں میں سے صحیح جواب لکھیے:
5

کرتے ہیں مسافر کو محبت سے اشارے
اے وادی گنگا ترے شاداب نظارے
یہ بکھرے ہوئے پھول، یہ بکھرے ہوئے تارے
خوشبو سے مہکتے ہوئے دریا کے کنارے

یہ چاندنی رات اور یہ پر خواب فضائیں
اک موج طرب کی طرح بے تاب فضائیں
سبزے کا ہجوم اور یہ شاداب فضائیں
مہکے ہوئے نظارے ہیں بہکے ہوئے تارے

یہ تارے ہیں یا نور کے مے خانے ہیں آباد
معصوم و حسیں حوروں کے کاشانے ہیں آباد
مستانہ ہواؤں پہ پری خانے ہیں آباد
یا دامن افلاک میں بے تاب شرارے</td>
<td>2</td>
</tr>
</table>

1	(i) درج بالا اشعار ہیں: (a) غزل کے (b) نظم کے (c) رباعی کے (d) قطعہ کے **جواب:(b) نظم کے**	
1	(ii) مسافر کو محبت سے اشارے کون کرتے ہیں؟ (a) وادیٔ گنگا کے شاداب نظارے (b) یہ بکھرے ہوئے پھول یہ بکھرے ہوئے تارے (c) اوپر کے دونوں صحیح ہیں (d) ان میں سے کوئی صحیح نہیں ہے **جواب:(a) وادیٔ گنگا کے شاداب نظارے**	
1	(iii) خوشبو سے کیا مہکتے ہوئے ہیں؟ (a) دریا کے کنارے (b) بھٹکے ہوئے تارے (c) بے تاب شرارے (d) ان میں سے کوئی صحیح نہیں ہے **جواب:(a) دریا کے کنارے**	
1	(iv) شاداب کا مطلب ہے: (a) تروتازہ (b) ہرا بھرا (c) اوپر کے دونوں صحیح ہیں (d) ان میں سے کوئی صحیح نہیں ہے جواب:(c) اوپر کے دونوں صحیح ہیں	

	(v) مصرع مکمل کیجیے۔ مہکے ہوئے نظارے ہیں ______________ (a) بکھرے ہوئے تارے (b) بے تاب شرارے (c) بہکے ہوئے تارے (d) شاداب نظارے **جواب:(c) بہکے ہوئے تارے**	1 **کل نمبر=5**
3	**حصہ(ب)** درج ذیل میں سے کسی ایک عنوان پر دو سو(200)الفاظ پر مشتمل مضمون لکھیے۔ 10 (i) یوم جمہوریہ (ii) اسمارٹ فون اور آج کے طلبا (iii) ہمارا تعلیمی نظام (iv) پرگتی میدان میں دہلی کتاب میلہ **جواب:** **(i) یوم جمہوریہ** (a) تمہید و تعارف (b) نفس مضمون (c) انداز بیان (d) اختتام	 2 4 2 2 **کل نمبر=10**

  2 4 2 2 کل نمبر=10 2 4 2 2 کل نمبر=10 2 4 2 2 کل نمبر=10	**(ii) اسمارٹ فون اور آج کے طلبا** (a) تمہید و تعارف (b) نفس مضمون (c) انداز بیان (d) اختتام **(iii) ہمارا تعلیمی نظام** (a) تمہید و تعارف (b) نفس مضمون (c) انداز بیان (d) اختتام **(iv) پرگتی میدان میں دہلی کتاب میلہ** (a) تمہید و تعارف (b) نفس مضمون (c) انداز بیان (d) اختتام	
	اپنے دوست کو خط لکھ کر اسے دہلی کی سیر کی دعوت دیجیے۔ 5 **یا** اپنے اسکول کے پرنسپل کے نام دو دن کی چھٹی کی درخواست لکھیے۔	4

	جواب: **خط** (i) خط کا خاکہ (القاب وآداب، پتہ، تاریخ، مقام، وغیرہ) (ii) نفس مضمون (iii) انداز بیان **یا** **درخواست** (i) درخواست کا خاکہ (جس کے نام درخواست لکھی جارہی ہے، اس کا عہدہ اور پتا، مقصد کی وضاحت /القاب وآداب وغیرہ) (ii) نفس مضمون (درخواست کے مقصد کی تفصیل) (iii) انداز بیان	2 2 1 **کل نمبر**=5 2 2 1 **کل نمبر**=5
5	فعل حال کی تعریف لکھیے اور دو مثالیں بھی لکھیے۔ 4 **جواب:** (i) **فعل حال:—** وہ فعل یا کام جو موجودہ وقت میں ہو، اسے فعل حال کہتے ہیں۔ مثال:— بچے کھیل رہے ہیں۔ سب لوگ کھانا کھاتے ہیں۔	2 1+1=2 **کل نمبر**= 4
6	درج ذیل جملوں میں زمانے کے لحاظ سے فعل کی کون سی قسم ہے؟ لکھیے۔ 4 (a) وہ خط لکھ رہا ہے۔ (b) لڑکے فٹ بال کھیلیں گے۔ (c) عورتیں گانا گائیں گی۔ (d) ناصر آیا تھا۔	

 1 1 1 1 کل نمبر=4	**جواب:** (a) فعلِ حال (b) فعلِ مستقبل (c) فعلِ مستقبل (d) فعلِ ماضی	
    1 1 1 1 کل نمبر=2	درج ذیل میں سے کسی دو کے مترادف لکھیے۔ 4 عیش — اتحاد — خواب — میل **جواب:** **الفاظ** — **مترادف** عیش — عشرت/نشاط/آرام اتحاد — اتفاق/ایکتا/یگانگت/ملاپ/ میل جول خواب — خیال/رویا/سپنا /نیند میل — ملاپ/اتحاد	7
     1	درج ذیل میں سے کسی تین کے متضاد الفاظ لکھیے۔ 3 دوزخ — بہار — قید — دشمن — نفع — محبت **جواب:** **الفاظ** — **متضاد** دوزخ — جنت/بہشت/فردوس	8

نمبر شمار		نمبرات
	بہار — خزاں/پت جھڑ قید — آزادی/رہائی دشمن — دوست نفع — نقصان/گھاٹا/زیاں محبت — نفرت /عداوت	1 1 1 1 1 **کل نمبر=3**
9	درج ذیل واحد کی جمع اور جمع کے واحد لکھیے: 3 باغ — تصانیف — تکالیف — افواج—اختیار—کتاب **جواب:** **الفاظ** — **واحد** — **جمع** باغ — — باغات/باغوں تصانیف — تصنیف تکالیف — تکلیف افواج — فوج اختیار — — اختیارات کتاب — — کتب/کتابیں/کتابوں	½ ½ ½ ½ ½ ½ **کل نمبر=3**
10	درج ذیل لفظوں کے مذکر کے مونث اور مونث کے مذکر لکھیے: 3 باپ — استاد — اونٹنی — دھوبن—شاعرہ—بیٹا	

	جواب: **الفاظ** **مذکر** **مونث**	
½	باپ — ماں	
½	استاد — استانی	
½	اونٹنی — اونٹ	
½	دھوبن — دھوبی	
½	شاعرہ — شاعر	
½	بیٹا — بیٹی	
کل نمبر=3		
	سابقہ 'ان' جوڑ کر دو الفاظ لکھیے۔ 2 لاحقہ 'دار' جوڑ کر دو الفاظ لکھیے۔ 2	11
1+1=2 1+1=2 کل نمبر=4	**جواب:** انجان،انمول مال دار، زمین دار نوٹ:— طالب علم دی گئی مثالوں کے علاوہ کوئی اور لفظ بھی بنا سکتا ہے اگر وہ لفظ قواعد کی روشنی سے درست ہوں تو پورے نمبر دیے جائیں گے۔	
	(حصہ – د)	
	درج ذیل اقتباس کو غور سے پڑھیے اور اس سے متعلق دیے گئے سوالوں کے متبادل جوابوں میں سے صحیح جواب لکھیے: 7	12
	رضیہ سلطان ہندوستان کی پہلی ملکہ تھی جو دلی کے تخت پر بیٹھی وہ دلی کے بادشاہ التتمش کی بیٹی تھی۔ اپنے بہن بھائیوں میں رضیہ سب سے زیادہ ذہین، محنتی اور ہوشیار تھی۔ باپ نے اپنی زندگی	

ہی میں اسے اپنا جانشین مقرر کر دیا۔ وہ جانتا تھا کہ بیٹے عیش پسند ہیں۔ بیٹی کے علاوہ کوئی اور حکومت چلانے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ اس نے اپنے آخری دنوں میں چاندی کے سکے پر رضیہ کا نام بھی شامل کر لیا تھا........ التتمش کی وفات کے بعد دربار میں وزیر نے جب بادشاہ کی وصیت پڑھ کر سنائی تو ترک امیروں نے یہ پسند نہیں کیا کہ ایک عورت دلی کے تخت و تاج کی مالک ہو۔

(i) درج بالا اقتباس کس سبق سے لیا گیا ہے؟

(a) اونتی (b) کارتوس

(c) رضیہ سلطان (d) بے تکلفی

جواب:(c) رضیہ سلطان 1

(ii) رضیہ سلطان کون تھی؟

(a) ہندوستان کی دوسری ملکہ جو دلی کے تخت پر بیٹھی

(b) ہندوستان کی پہلی ملکہ جو دلی کے تخت پر بیٹھی

(c) ہندوستان کی ملکہ جو پنجاب کے تخت پر بیٹھی

(d) ان میں سے کوئی صحیح نہیں ہے

جواب:(b) **ہندوستان کی پہلی ملکہ جو دلی کے تخت پر بیٹھی** 1

(iii) رضیہ سلطان کے والد کا نام کیا تھا؟

(a) بادشاہ اکبر (b) بادشاہ التتمش

(c) بادشاہ رکن الدین (d) بادشاہ یاقوت

جواب:(b) بادشاہ التتمش 1

(iv) التتمش اپنے بیٹوں کے بارے میں کیا جانتا تھا؟

(a) بیٹے بہت محنتی ہیں (b) بیٹے بہت ذہین ہیں

(c) بیٹے بہت ہوشیار ہیں (d) بیٹے عیش پسند ہیں

جواب:(d) **بیٹے عیش پسند ہیں** 1

	(v) بادشاہ نے اپنی زندگی میں رضیہ سلطان کو اپنا جانشین کیوں مقرر کیا؟ (a) رضیہ کے بھائی عیش پسند تھے (b) رضیہ سب بہن بھائیوں میں سب سے زیادہ محنتی اور ہوشیار تھی (c) رضیہ کے علاوہ کوئی اور حکومت چلانے کی صلاحیت نہیں رکھتا تھا (d) اوپر کے تینوں صحیح ہیں **جواب:(d) اوپر کے تینوں صحیح ہیں**	1
	(vi) بادشاہ التتمش نے اپنی زندگی میں چاندی کے سکے پر کس کا نام شامل کر لیا تھا؟ (a) میر آخور کا (b) رکن الدین کا (c) رضیہ سلطان کا (d) غلام یاقوت کا **جواب:(c) رضیہ سلطان کا**	1
	(vii) 'ایک عورت دلی کے تخت و تاج کی مالک ہو' کس نے پسند نہیں کیا؟ (a) صوفی کاظم الدین نے (b) ترک امیروں نے (c) میر آخور نے (d) غلام یاقوت نے **جواب:(b) ترک امیروں نے**	1 **کل نمبر** = 7
	یا ہوا، پانی اور غذا ہماری صحت اور زندگی کے لیے ضروری ہیں۔ بے احتیاطی اور بے قاعدگی سے ان چیزوں میں خرابی پیدا ہو جاتی ہے۔ کھانے کی چیزیں اگر کھلی چھوڑ دی جائیں تو مکھیاں، گرد اور بیماری پھیلانے والے جراثیم ان کو آلودہ کر دیتے ہیں۔ گرد و غبار اور کارخانوں سے نکلنے والا دھواں اور مہلک گیسیں ہوا میں آلودگی پیدا کرتی ہیں....... باؤلیوں، تالابوں اور نہروں کے پانی میں کپڑے دھوئے جاتے ہیں، مویشیوں کو نہلایا جاتا ہے، انسان بھی وہیں نہاتے ہیں، اس طرح	

	انسانوں اور جانوروں کی ساری گندگیاں باؤلیوں اور تالابوں میں داخل ہو جاتی ہیں اور پانی آلودہ ہو جاتا ہے۔ نالیوں کی گندگی اور کوڑا کرکٹ بھی بیماریوں کا سبب بنتا ہے۔ کارخانوں سے نکلنے والا میل کچیل اور کیڑے مار دواؤں کا چھڑکاؤ بھی پانی کی آلودگی میں اضافہ کرتا ہے۔ اس قسم کی گندگیاں پانی میں آکسیجن کی مقدار کم کر دیتی ہیں جس کی وجہ سے مچھلیاں مر جاتی ہیں۔ بارش کا پانی قدرتی طور پر صاف ستھرا اور پینے کے قابل ہوتا ہے۔ (i) درج بالا اقتباس کس سبق سے لیا گیا ہے؟ (a) قول کا پاس (b) زبانوں کا گھر ہندوستان (c) بے تکلفی (d) پانی کی آلودگی **جواب:(d) پانی کی آلودگی**	1	
	(ii) ہماری صحت کے لیے کیا ضروری ہیں؟ (a) ہوا (b) پانی (c) غذا (d) اوپر کے تینوں صحیح ہیں **جواب:(d) اوپر کے تینوں صحیح ہیں**	1	
	(iii) مکھیاں، گرد اور بیماری پھیلانے والے جراثیم کھانے کی چیزوں کو............. (a) میٹھا کر دیتے ہیں (b) آلودہ کر دیتے ہیں (c) صاف کر دیتے ہیں (d) ان میں سے کوئی صحیح نہیں ہے **جواب:(b) آلودہ کر دیتے ہیں**	1	

	(iv) جانوروں اور انسانوں کے نہانے سے باؤلیوں اور تالابوں کا پانی............... (a) صاف ہو جاتا ہے (b) پینے کے قابل ہو جاتا ہے (c) گندا ہو جاتا ہے (d) مچھلیاں پالنے کے قابل ہو جاتا ہے	
1	**جواب:(c) گندا ہو جاتا ہے**	
	(v) بیماریوں کے پھیلنے کی ایک وجہ کیا ہے؟ (a) نالیوں کی گندگی اور کوڑا کرکٹ بھی ہے (b) صاف پانی کا استعمال بھی ہے (c) قدرتی طور پر صاف پانی کا استعمال بھی ہے (d) اوپر کا کوئی صحیح نہیں ہے	
1	**جواب:(a) نالیوں کی گندگی اور کوڑا کرکٹ بھی ہے**	
	(vi) پانی کی آلودگی پانی میں آکسیجن کی مقدار کم کر دیتی ہے جس کی وجہ سے............... (a) مچھلیوں کی تعداد بڑھ جاتی ہے (b) مچھلیاں مر جاتی ہیں (c) اوپر کے دونوں غلط ہیں (d) مچھلیاں تروتازہ ہو جاتی ہیں	
1	**جواب:(b) مچھلیاں مر جاتی ہیں**	
	(vii) بارش کا پانی قدرتی طور پر کیسا ہوتا ہے؟ (a) صاف ستھرا (b) پینے کے قابل (c) اوپر کے دونوں صحیح ہیں (d) ان میں سے کوئی صحیح نہیں ہے	
1 **کل نمبر** = 7	**جواب:(c) اوپر کے دونوں صحیح ہیں**	

13	درج ذیل میں سے کسی ایک سبق کا خلاصہ لکھیے۔ 6 (i) اونتی (ii) نئی روشنی (iii) انٹرنیٹ **جواب:** (i) **اونتی کا خلاصہ** اونتی ایک خوش مزاج اور حاضر جواب شخص تھا۔ اسے غریبوں سے ہمدردی تھی۔ لوگ اسے بہت پسند کرتے تھے لیکن کچھ لوگ اس سے جلتے تھے اور اسے نیچا دکھانے کی کوشش میں لگے رہتے تھے۔ ایک شخص نے اونتی کا مذاق اڑاتے ہوئے کہا کہ رات سوتے وقت اس کے منھ میں چوہا گھس کر پیٹ میں داخل ہو گیا، اب وہ کیا کرے۔ اونتی نے فوراً مشورہ دیا کہ ایک زندہ بلی کو پکڑ کر نگل لو۔ ایک بار شادی کی دعوت میں اونتی نے دیکھا کہ ایک مہمان مٹھائیاں کھا بھی رہا ہے اور جیب میں بھی بھرتا جا رہا ہے۔ اونتی نے چائے کی کیتلی سے اس مہمان کی جیب میں چائے انڈیلنی شروع کر دی۔ مہمان ناراض ہوا تو اونتی نے کہا کہ جیب نے بہت ساری مٹھائیاں کھالی ہیں۔ اسے پیاس لگی ہوگی، اس لیے چائے پلا رہا ہوں۔ ایک بار اونتی کے ملک میں تین غیر ملکی تاجر آئے اور بادشاہ کے دربار میں تین سوال کیے جن کے جواب کوئی نہیں دے سکا۔ اونتی کو بلایا گیا۔ پہلے تاجر کا سوال تھا کہ زمین کا مرکز کہاں ہے؟ اونتی نے کہا کہ اس کے گدھے کی دائیں اگلی ٹانگ کے نیچے۔ تاجر نے پوچھا کہ کیسے جانا؟ اونتی نے کہا کہ ناپ کر دیکھ لیں۔ دوسرے تاجر کا سوال تھا کہ آسمان میں کتنے تارے ہیں؟ اونتی نے جواب دیا کہ جتنے اس کے گدھے کے بدن پر بال ہیں۔ تاجر نے کہا کہ ثابت کیسے کریں گے تو اونتی نے کہا کہ گن کر دیکھ لو۔ تیسرے تاجر نے کہا کہ اس کے سر پر کتنے بال ہیں؟ اونتی نے جواب دیا کہ جتنے اس کے گدھے کی دم میں بال ہیں۔ اس طرح سے تینوں تاجر لاجواب ہو گئے اور بادشاہ نے اونتی کو انعام	6

دیا۔ایک بار ایک غریب نے سرائے والے سے مرغی کا کباب لے کر کھایا۔جب وہ اگلے دن قیمت دینے آیا تو سرائے والے نے ایک ہزار روپے مانگے۔سرائے والے نے کہا کہ وہ مرغی بہت سے انڈے دیتی،اس سے بچے نکلتے،اس لیے قیمت اتنی ہی ہوگی۔دونوں میں جھگڑا ہو گیا اور بات عدالت تک جا پہنچی۔مزدور نے اونتی کو اپنا وکیل بنایا۔اگلے روز اونتی عدالت میں دیر سے پہنچا اور معافی مانگتے ہوئے بولا کہ مجھے آج کھیت میں گیہوں بونا تھا،اس لیے میں انھیں بھنوانے چلا گیا تھا۔منصف نے کہا کہ بھنے ہوئے گیہوں سے کبھی کہیں پودے اگتے ہیں۔اونتی بولا کہ نہیں،اسی طرح بھنی ہوئی مرغی انڈے نہیں دے سکتی۔منصف کو بات سمجھ میں آگئی اور اس نے فیصلہ سنایا کہ سرائے کے مالک کو صرف ایک مرغی کی قیمت دی جائے۔

(ii) نئی روشنی کا خلاصہ

6

"نئی روشنی" ایک ڈرامہ (مکالمہ) ہے۔اسکول میں کھانے کے وقفے کے دوران دو ہم جماعت اسلم اور جاوید آپس میں باتیں کر رہے ہیں۔اسلم کہتا ہے کہ ماسٹر صاحب بتا رہے تھے کہ کل سے ہماری کلاس میں ایک نابینا لڑکا پڑھنے آئے گا۔جاوید حیران ہے کہ وہ پڑھے گا کیسے۔اتنے میں ماسٹر صاحب کلاس میں داخل ہوتے ہیں۔اسلم اور جاوید ایک ساتھ پوچھتے ہیں کہ جو بچہ دیکھ نہیں سکتا وہ پڑھے گا کیسے۔ماسٹر صاحب انھیں بتاتے ہیں کہ اس لڑکے کا نام محمود ہے اور پچھلے سال وہ اپنی کلاس میں اول آیا ہے۔محمود جیسے لڑکے 'بریل' تحریر کے ذریعے پڑھتے ہیں۔اس میں چھ نقطوں کو مختلف طریقے سے ملا کر حروف کو ابھارا جاتا ہے اور دنیا کی ہر زبان اس تحریر میں لکھی اور پڑھی جاسکتی ہے۔زاہدہ کے پوچھنے پر ماسٹر صاحب نے بتایا کہ اس تحریر کی ایجاد 'لوئی بریل' نامی فرانسیسی شہری نے کی تھی۔دو سال کی عمر میں ان کی آنکھ میں کوئی نوکیلا اوزار چبھ گیا تھا اور ان کی بینائی چلی گئی لیکن انھوں نے ہمت نہیں ہاری۔وہ تعلیم بھی حاصل کرتے رہے اور بیس سال کی محنت کے بعد بریل تحریر کو ایجاد کیا۔اس تحریر کی مدد سے دنیا بھر کے نابینا لوگ پڑھ لکھ کر سماج میں اعلیٰ مقام حاصل کر رہے ہیں۔استاد،وکیل،موسیقار وغیرہ بن کر سماج کی خدمت کر رہے ہیں۔ماسٹر صاحب نے جاوید کے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ ایسے بچوں کے لیے علیٰحدہ اسکول بھی ہوتے ہیں جہاں ان کے رہنے کا بھی انتظام ہوتا ہے۔ملک بھر میں تقریباً ڈھائی سو

6	ایسے اسکول ہیں۔ ایک اور سوال کے جواب میں ماسٹر صاحب نے بتایا کہ ایسے بچے بہت سارے کھیل بھی کھیل سکتے ہیں یہاں تک کہ کرکٹ بھی۔ آخر میں ماسٹر صاحب نے بتایا کہ وٹامن اے کی کمی سے بینائی کم ہو جاتی ہے۔ وٹامن اے حاصل کرنے کے لیے ہمیں اپنے کھانے پینے میں ہری سبزیاں، گاجر، پیلے پھل، آم، پپیتا وغیرہ شامل کرنا چاہیے۔ اس کے علاوہ گلی ڈنڈا، پٹاخوں، نوکیلی چیزوں سے آنکھوں کو بچانا چاہیے۔ آنکھوں کو صاف پانی سے دھونا چاہیے۔ صاف کپڑوں سے پونچھنا چاہیے اور کم روشنی میں نہیں پڑھنا چاہیے۔ **(iii) انٹرنیٹ کا خلاصہ** بیسوی صدی میں سائنس نے بہت سہولتیں فراہم کی ہیں۔ جیسے ٹیلی فون، موبائل، ٹیلی وژن، کمپیوٹر، انٹرنیٹ وغیرہ۔ سائنس دانوں نے کمپیوٹر کے ذریعے ایک ایسا مواصلاتی نظام کھوج نکالا ہے جو بہت تیزی سے کام کر سکے۔ اسے ہم انٹرنیٹ کہتے ہیں۔ انٹرنیٹ کے ذریعے ہم دنیا کے کسی بھی حصے میں کسی سے بھی چند سیکنڈ میں رابطہ قائم کر سکتے ہیں۔ رابطے کا ایک طریقہ ای میل کہلاتا ہے۔ یہ رابطے کا نہایت تیز، آسان اور کم خرچیلا طریقہ ہے۔ انٹرنیٹ کے نظام کو چلانے کے لیے بنیادی طور پر موڈم، ٹیلی فون / موبائل کنکشن اور انٹرنیٹ سرور کی ضرورت ہوتی ہے۔ ای میل کا طریقہ یہ ہے کہ پیغام کو موڈم کے ذریعے اشاروں میں تبدیل کر کے ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچایا جاتا ہے۔ اس طرح ورلڈ وائڈ ویب (WWW) ایک قسم کا انفارمیشن فراہم کرنے والا بنیادی کنکشن ہے جو ہر ویب سائٹ کے لیے ضروری ہے۔ FTP فائل ٹرانسفر پروٹوکول کے ذریعے ضخیم اور خفیہ فائل کو ایک جگہ سے دوسری جگہ بھیج سکتے ہیں۔ ٹیلی نیٹ کے ذریعے دنیا میں کسی بھی کمپیوٹر کو گھر بیٹھے اپنے کمپیوٹر کی طرح استعمال کر سکتے ہیں۔ بینکوں کے لیے انٹرنیٹ بہت مفید رہا ہے۔ اے ٹی ایم (ATM) اہم سہولت ہے۔ گھر بیٹھے اپنا کھاتا دیکھنا، رقم کہیں بھی بھیجنا، وغیرہ سب کمپیوٹر کے ذریعے ہو جاتا ہے۔ بس، ریل، ہوائی جہاز وغیرہ کے ٹکٹ گھر بیٹھے دستیاب ہو جاتے ہیں۔ دنیا بھر کی تمام طرح کی معلومات انٹرنیٹ کے ذریعے فراہم ہو جاتی ہے۔ بڑی بڑی لائبریری اب انٹرنیٹ پر موجود ہیں، بٹن دبایا اور	

کل نمبر= 6	کتاب کو پڑھ لیا۔ انٹرنیٹ کا بنیادی کارنامہ یہ ہے کہ اس نے فاصلوں کو ختم کیا ہے، سہولیات فراہم کی ہیں اور علوم کو عام کیا ہے۔ اس میں کھیل تماشے اور دل بہلانے کے تمام سامان بھی مہیا ہیں۔ حفاظتی انتظام انٹرنیٹ کے ذریعے تیز ہوا ہے۔ اب دنیا ایک گلوبل ولیج (عالمی گاؤں) بن گئی ہے۔	
     2 2 2 2 کل نمبر= 4	درج ذیل میں سے صرف دو سوالوں کے مختصر جواب لکھیے: 4 (i) اردو کہاں پیدا ہوئی اور کس زبان سے نکلی؟ (ii) بھیم راؤ کے نام میں امبیڈکر کیوں شامل ہوا؟ (iii) آنکھوں کی حفاظت کے لیے ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ (iv) بندو کی سست رفتاری کا اثر کن لوگوں پر پڑا؟ **جواب:** (i) اتری بھارت (شمالی ہندوستان) میں جو پراکرت بولی جاتی تھی اسے شور سینی بھی کہتے تھے، اسی زبان سے اردو پیدا ہوئی۔ (ii) ستارا کے ایک اسکول میں جہاں بھیم راؤ پڑھتے تھے وہاں امبیڈکر نام کے ایک استاد تھے جو چھوت چھات اور ذات پات کی تفریق کو نہیں مانتے تھے۔ وہ بھیم راؤ کو بہت چاہتے تھے۔ استاد اور شاگرد کا رشتہ اتنا مضبوط ہوا کہ بھیم راؤ نے امبیڈکر کے نام کو اپنے نام کا حصہ بنالیا اور اس طرح بھیم راؤ سکھپال سے بھیم راؤ امبیڈکر بن گئے۔ (iii) آنکھوں کی حفاظت کے لیے ہمیں گلی ڈنڈا، پٹاخوں یا نکیلی چیزوں سے بچنا چاہیے۔ آنکھوں کو صاف پانی سے دھونا چاہیے اور صاف کپڑوں سے اپنی آنکھیں پونچھنی چاہئیں۔ (iv) بندو کی سست رفتاری کا اثر پیچھے آنے والی کار میں بیٹھے وزیر، کارخانے داروں، سیٹھ ساہو کاروں، انجینئروں، فوجیوں، عورتوں، کالج اور اسکول کے بچوں، ریل کے ڈرائیور اور بہت سے لوگوں پر پڑا۔	14

	درج ذیل شعری حصے کو غور سے پڑھیے اور اس سے متعلق سوالوں کے دیے گئے متبادل جوابوں میں سے صحیح جواب لکھیے: 5 کوئی امید بر نہیں آتی — کوئی صورت نظر نہیں آتی موت کا ایک دن معین ہے — نیند کیوں رات بھر نہیں آتی آگے آتی تھی حال دل پہ ہنسی — اب کسی بات پر نہیں آتی ہے کچھ ایسی ہی بات جو چپ ہوں — ورنہ کیا بات کر نہیں آتی ہم سے بھی اس بساط پہ کم ہوں گے بد قمار — جو چال ہم چلے سو نہایت بری چلے بہتر تو ہے یہی کہ نہ دنیا سے دل لگے — پر کیا کریں جو کام نہ بے دل لگی چلے	15
	(i) پہلے دو اشعار کس شاعر کے ہیں؟ (a) مومنؔ (b) میرؔ (c) ذوقؔ (d) غالبؔ **جواب: (d) غالبؔ**	
1	(ii) یہ اشعار شاعری کی کس صنف کے ہیں؟ (a) مثنوی کے (b) غزل کے (c) نظم کے (d) رباعی کے **جواب: (b) غزل کے**	
1	(iii) اس شعری حصے کے پہلے شعر کو کیا کہیں گے؟ (a) ردیف (b) قافیہ (c) مقطع (d) مطلع **جواب: (d) مطلع**	
1		

(iv) ”آگے آتی تھی حالِ دل پہ ہنسی“ اس مصرعے میں آگے کے معنی..............

(a) بعد کے ہیں (b) پہلے کے ہیں

(c) اب کے ہیں (d) ان میں سے کوئی صحیح نہیں ہے

جواب:(b) پہلے کے ہیں — 1

(v) شاعر کے خیال میں بہتر کام کون سا ہے؟

(a) دنیا سے دل نہ لگانا (b) دنیا سے دل لگانا

(c) دل لگی کرنا (d) کام سے دل لگانا

جواب:(a) دنیا سے دل نہ لگانا — 1

کل نمبر= 5

یا

کوئی پہاڑ یہ کہتا تھا اک گلہری سے
تجھے ہو شرم تو پانی میں جا کے ڈوب مرے
ذرا سی چیز ہے، اس پر غرور کیا کہنا
یہ عقل اور یہ سمجھ، یہ شعور کیا کہنا
خدا کی شان ہے، ناچیز، چیز بن بیٹھیں
جو بے شعور ہوں، یوں باتمیز بن بیٹھیں
تری بساط ہے کیا، میری شان کے آگے
زمیں سے پست مری آن بان کے آگے
جو بات مجھ میں ہے، تجھ کو وہ ہے نصیب کہاں
بھلا پہاڑ کہاں جانور غریب کہاں

1	(i) یہ اشعار کس نظم سے لیے گئے ہیں؟ (a) نیکی اور بدی (b) پہاڑ اور گلہری (c) اے شریف انسانو! (d) قدم بڑھاؤ دوستو **جواب:(b) پہاڑ اور گلہری**	
1	(ii) اس نظم کے شاعر کا نام کیا ہے؟ (a) نظیر اکبر آبادی (b) بشر نوازؔ (c) اقبالؔ (d) ساحرؔ لدھیانوی **جواب:(c) اقبالؔ**	
1	(iii) ’تجھے ہو شرم تو پانی میں جا کے ڈوب مرے‘، کون کس سے کہہ رہا ہے؟ (a) گلہری پہاڑ سے (b) پہاڑ گلہری سے (c) پہاڑ مکڑی سے (d) پہاڑ جگنو سے **جواب:(b) پہاڑ گلہری سے**	
1	(iv) ان اشعار میں کون اپنی بڑائی بیان کر رہا ہے؟ (a) گلہری (b) زمین (c) بندر (d) پہاڑ **جواب:(d) پہاڑ**	
1 **کل نمبر** = 5	(v) بساط کے معنی کیا ہیں؟ (a) شعور (b) تدبیر (c) حیثیت (d) بے کار **جواب:(c) حیثیت**	

6	درج ذیل میں سے کسی ایک سوال کا جواب لکھیے۔ 6 (i) نظیر اکبر آبادی کی شاعری کی خصوصیات تفصیل سے لکھیے۔ (ii) ''تعریف اس خدا کی جس نے جہاں بنایا'' اس مصرعے کی روشنی میں لکھیے۔ اسمٰعیل میرٹھی نے اپنی نظم میں کیا پیغام دیا ہے؟ **جواب:** (i) **نظیر اکبر آبادی کی شاعری کی خصوصیات** نظیر اکبر آبادی کا پورا نام ولی محمد تھا اور وہ نظیر تخلص کرتے تھے۔ ان کی پیدائش دہلی میں ہوئی لیکن وہ اپنے گھر والوں کے ساتھ آگرے میں آکر بس گئے۔ نظیر فقیرانہ طبیعت کے مالک تھے اور طمع و لالچ سے آزاد تھے۔ انھوں نے مختلف اصناف میں شاعری کی ہے۔ وہ عوامی شاعر تھے۔ عام بول چال اور عوام کی زبان کو انھوں نے اپنی شاعری میں خوبصورتی سے برتا ہے۔ ان کی شاعری میں ہندوستانی تہذیب و معاشرت کی بھرپور عکاسی ملتی ہے۔ انھوں نے ہولی، دیوالی، دسہرہ، عید وغیرہ پر نظمیں لکھیں۔ ہندوستان کے موسموں، پھلوں اور طور طریقے پر انھوں نے خوبصورت نظمیں لکھی ہیں۔ ان کے پاس الفاظ کا بہت بڑا ذخیرہ ہے۔ وہ موقع اور موضوع کے مطابق عمدہ الفاظ کا انتخاب کرتے ہیں۔ تصوف، موت، زندگی کی بے ثباتی جیسے موضوعات پر بھی انھوں نے عمدہ نظمیں لکھی ہیں۔ ان کی شاعری میں زبردست تاثیر پائی جاتی ہے اور پڑھنے والے کے دل پر گہرا اثر کرتی ہے۔ انھوں نے ارد گرد کے ماحول کی چھوٹی بڑی سبھی چیزوں کو اپنی شاعری میں پیش کیا۔ اپنی شاعری میں انھوں نے محبت، بھائی چارہ، میل محبت وغیرہ کا پیغام دیا۔ نظیر اکبر آبادی اپنے دور کے ایک منفرد اور ممتاز شاعر تھے۔ روٹیاں، بنجارہ نامہ، مفلسی، آدمی نامہ، وغیرہ ان کی مشہور نظمیں ہیں۔ (ii) اسمٰعیل میرٹھی نے اپنی نظم ''حمد'' میں فرمایا ہے کہ ''تعریف اس خدا کی جس نے جہاں بنایا'' اس مصرعہ کے ذریعے انھوں نے اپنی نظم میں یہ پیغام دیا ہے کہ ساری تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے یہ جہاں یعنی کائنات بنائی ہے۔ اس کائنات میں جو کچھ بھی ہے چاہے وہ	16

6 **کل نمبر= 6**	چاند سورج ہو، ندیاں یا سمندر ہوں، پہاڑ ہوں، ستارے ہوں، کہکشاں ہوں، پھول ہوں، پھل ہوں، سبزے ہوں یا مختلف اقسام کی جتنی بھی نعمتیں ہیں ان سب کو خدا نے خلق کیا ہے اور اس کے لیے انسانوں کو اسی خدائے حقیقی کی تعریف کرنی چاہیے جس نے یہ جہاں بنایا ہے۔ دنیا میں جو بھی غذائیں ہمیں میسر ہیں وہ سب ہمیں خدا کے ذریعے عطا کی گئی ہیں اور اس کے لیے ہمیں اللہ کی ہی تعریف کرنی چاہیے اور اس کا شکر یہ ادا کرنا چاہیے کہ اس نے یہ تمام نعمتیں پیدا کر کے ہم بندوں پر اپنے کرم کی بارش کی ہے۔ اس لیے ہم بندوں پر بھی یہ فرض ہے کہ ہم اس کی حمد و ثنا کریں اور اسی خالق کائنات کی تعریف کریں۔	
                1	4 درج ذیل میں سے صرف دو سوالوں کے مختصر جواب لکھیے: (i) ہستی اپنی حباب کی سی ہے یہ نمائش سراب کی سی ہے انسانی زندگی کی حقیقت شاعر کے خیال میں کیا ہے؟ اس شعر کی روشنی میں لکھیے اور شاعر کا نام بھی لکھیے۔ (ii) ”دنیا بھی عجب سرائے فانی دیکھی“ اس مصرعے کی روشنی میں لکھیے کہ شاعر نے دنیا کو سرائے فانی کیوں کہا ہے؟ شاعر کا نام بھی لکھیے۔ (iii) نظم ”اے شریف انسانو!“ میں ”روح تعمیر“ کے زخم کھانے سے شاعر کی کیا مراد ہے؟ شاعر کا نام بھی لکھیے۔ (iv) شعر مکمل کیجیے۔ ہو عمر خضر بھی تو کہیں گے بہ وقت مرگ .... شاعر کا نام بھی لکھیے۔ **جواب:** (i) اس شعر میں شاعر نے انسانی زندگی کے فانی ہونے کو بیان کیا ہے اور زندگی کو پانی کے بلبلے سے تشبیہ دی ہے۔ جس طرح پانی کا بلبلہ کچھ دیر کے لیے سطح آب پر آتا ہے اور پھر	17

1	ختم ہو جاتا ہے بالکل اسی طرح ہماری زندگی تھوڑے سے وقت کے لیے ہے۔ دوسرے مصرعے میں شاعر نے دنیا کی رونق کو سراب (دھوکا) کہا ہے، یعنی ساری دنیا مٹنے والی ہے۔ شاعر کا نام— <u>میر تقی میرؔ</u>		
1 1	یہ مصرعہ میر انیس کی رباعی کا ہے۔ یہاں شاعر نے دنیا کو سرائے کہا ہے، کیونکہ سرائے عارضی طور پر رہنے کا مقام ہوتا ہے۔ یہاں مسافر کچھ دن کے لیے ہی ٹھہرتے ہیں۔ اسی طرح دنیا میں بھی جو لوگ آتے ہیں وہ ایک روز دنیا سے چلے جاتے ہیں۔ ان کی زندگی بھی عارضی ہوتی ہے۔ اس لیے شاعر نے دنیا کو عجب سرائے فانی کہا ہے۔ **شاعر کا نام---- <u>میر انیس</u>**	(ii)	
1 1	جنگ سے تخریب ہوتی ہے۔ تعمیر کی ضد تخریب ہے۔ شاعر کہنا چاہتا ہے کہ جنگ کی وجہ سے تعمیر کی روح زخمی ہو جاتی ہے۔ جنگ کی تخریب کاری کی وجہ سے گھر اجڑ جاتے ہیں، کھیت تہس نہس ہو جاتے ہیں اور لوگ مصیبتوں کے شکار ہو جاتے ہیں۔ اسی لیے شاعر نے روح تعمیر کے زخم کھانے کی بات کہی ہے۔ **شاعر کا نام— <u>ساحر لدھیانوی</u>**	(iii)	
1 1 **کل نمبر= 4**	ہو عمر خضر بھی تو کہیں گے بہ وقتِ مرگ ہم کیا رہے یہاں، ابھی آئے، ابھی چلے شاعر کا نام— شیخ محمد ابراہیم ذوقؔ	(iv)	